عوامی غلط فہمیاں
اور
ان کی اصلاح

مصنف
مولانا تطہیر احمد رضوی

تصحیح ترتیب جدید
محمد رضاء الحسن قادری

دارالاسلام ۰ لاہور
0321-9425765

عوامی غلط فہمیاں

اور

اُن کی اِصلاح

مصنف

مولانا تطہیر احمد رضوی بریلوی

مُدَّظِلُّہُ العَالِی

ترتیب جدید و تصحیح

محمد رضاء الحسن قادری

غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

دارُ الاسلام

جامع مسجد و محلہ زوقی، اندرون بھاٹی دروازہ، لاہور-5400

فون: 0321-9425765

نس بندی کرانے والے کی امامت کا حکم

کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس نے نس بندی کرالی اب وہ زندگی بھر نماز نہیں پڑھا سکتا حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ اسلام میں جس طرح اور گناہوں کی توبہ ہے اسی طرح اس گناہ کی بھی توبہ ہے۔ یعنی جس کی نس بندی ہو چکی ہے اگر وہ صدق دل سے علانیہ توبہ کرے اور حرام کاموں سے باز رہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ۱/۲۹۸)

بول چال میں کفریہ کلمات کا استعمال

اکثر لوگ روز مرہ کی گفتگو میں کئی کئی کلمات کفر بک دیتے ہیں۔ گویا ایمان سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہر گناہ کی بخشش ہے لیکن اگر جان بوجھ کر کفر بکے، تو بخشش، مغفرت اور جنت میں جانے کی کوئی صورت نہیں، بلکہ ہمیشہ جہنم میں جانا پڑے گا۔

حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ "شام کو آدمی مومن ہوگا تو سویرے کو کافر اور صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر۔"

کلمات کفر کتنے ہیں اور کس کس بات سے کفر لازم آتا ہے۔ اس سب کو بیان کرنا تو امر محال ہے، مگر ہم اپنے عوام بھائیوں کے لیے چند ہدایات لکھے دیتے ہیں۔ ان شاء اللہ ان پر عمل کرنے سے ایمان سلامت رہے گا۔

1۔ آپ با ادب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، فرشتے، خانہ کعبہ، مساجد، قرآن کریم، دینی کتابیں، بزرگان دین، علمائے کرام، والدین، ان سب کا ادب، تعظیم اور محبت دل میں بٹھا لیں۔ با ادب انسان کا دل کھرے کھوٹے کو پرکھنے کا ترازو بن جاتا ہے کہ نہ خود اس کے منہ سے ایسی بات نکلتی ہے اور اگر کوئی دوسرا بکے تو اس کو وہ ناگوار گزرتی ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ "ان پڑھ با ادب اچھا ہے پڑھے لکھے بے ادب سے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ۔ (الحج ۳۲)

"جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔"

2۔ ہنسی، مذاق، تفریح، دل لگی کی عادت مت بنائیں اور کبھی ہو تو اس میں دینی و مذہبی باتوں کو مت لائیں۔ خصوصاً اللہ تعالیٰ، اس کی ذات و صفات، انبیائے کرام، ملائکہ، جنت، دوزخ، عذاب و

ثواب، نماز، روزہ وغیرہ، احکام شرع کا ذکر ہنسی تفریح میں ہرگز مت لائیں ورنہ ایمان کے لیے خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ شعائر اللہ کے ساتھ مذاق و استہزا کفر ہے۔

3۔ بعض لوگ اس قسم کی باتیں سب کو خوش کرنے کے لیے بول دیتے ہیں جن کو بولنا اور پسند کرنا خالص کفر ہے۔ ان لوگوں اور ایسی باتیں کرنے والوں سے دور رہنا ضروری ہے۔ مثلاً سب مذہب ایک جیسے ہیں۔ خدمت خلق ہی دین و ایمان ہے۔ وطن پہلے ہے مذہب بعد میں۔ ہم پہلے اس ملک کے باشی ہیں مسلمان بعد میں۔ رام رحیم دونوں ایک ہیں۔ وید اور قرآن میں کوئی فرق نہیں۔ مسجد و مندر دونوں خدا کے گھر ہیں یا دونوں جگہ خدا رہتا ہے۔ نماز پڑھنا لاکھوں لوگوں کا کام ہے۔ روزہ وہ رکھے جس کو کھانا نہ ملے۔ نماز پڑھنا نہ پڑھنا سب برابر ہے۔ ہم نے بہت پڑھ لی کچھ نہیں ہوتا ہے۔ یہ سب کلمات خالص کفر، غیر اسلامی اور کافروں کی بولیاں ہیں جن کو بولنے سے آدمی کافر و اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ سیاسی لوگ اکثر اس قسم کی باتیں ووٹ لینے کے لیے بکتے ہیں، لیکن اپنا ایمان بیچ کر بھی انہیں ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

4۔ مسلمانوں میں جو نئے نئے فرقے اٹھ رہے ہیں ان سے دور رہنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ایمان و عقیدے کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ مذہب اہل سنت، بزرگوں کے طریقے پر قائم رہنا ایمان و عقیدے کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اور مذہب اہل سنت کی صحیح ترجمانی اس دور میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے فرمائی ہے۔ ان کی تعلیمات عین اسلام ہیں۔

فلمی گانوں میں کفریات

آج کل اسلام دشمن طاقتیں فلموں اور گانوں کے ذریعے مسلمانوں کو کافر بنانے اور ان کے ایمان و عقیدے کو تباہ کرنے کی منظم سازشیں کر رہی ہیں۔ فلم کی مریدادیوں اور گانوں کی لطف اندوزی کے سہارے بڑے بڑے گروہ کے گروہ مسلم نسلوں کی گمراہی سے آ رہے ہیں۔ سچ بات یہ ہے کہ آج کل فلموں، ٹیلی ویژنوں کے ذریعے کافرانہ عقیدوں کا پرچار کر رہے ہیں۔ ذیل میں ہم چند فلمی گانوں کے وہ اشعار قلم بند کر رہے ہیں جن کا کفر ہونا اتنا ظاہر ہے کہ اس کے لیے کسی عالم یا مولانا صاحب سے پوچھنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے، بلکہ عام آدمی بھی جان سکتا ہے کہ یہ خالص کافرانہ

ہوا کرتے ہیں:

خدا بھی آسمان سے جب زمین پر دیکھتا ہوگا
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کر لی

رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے
سارے جہاں کا غم مجھے دے دیا ہے

اسی طرح ان تمام اشعار میں بھی صریح توہین و کفر ہیں۔

بیٹھا ہے دل میں کب سے ہے تو — جب سے میں ہوں تب سے ہے تو
مجھ کو میرے رب کی قسم یارا — سب سے پہلے ہے تو

تجھ کو دل صورت پری دی، دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

یہ تیرا حسن کا موتی یا آسمان کی دھول ہے
تو ہے قدرت کا کرشمہ یا خدا کی بھول ہے

چاہا ہے تجھے چاہیں گے
تجھے اپنا خدا ہم بنائیں گے

دل میں ہو تم، آنکھوں میں تم — بولو تمہیں کیسے چاہوں؟
پوجا کروں، سجدہ کروں — بولو تجھے کیسے چاہوں؟

پتھر کے صنم تجھے ہم نے محبت کا خدا جانا
بڑی بھول ہوئی ہے کیا سمجھا یہ کیا جانا؟

اک لڑکی کو میں خدا سے چرا لوں گا تجھے
تجھ سا موتی دوسرا اس کے خزانے میں نہیں

میرا ...کو لگے ہر مصیبت میں ساتھ نبھایا
کیا کروں تعریف فرصت سے رب نے تمہیں بنایا

دنیا بنانے والے دنیا میں آ کے دیکھ
صدمے ہے جو تمہیں نے تو بھی اٹھا کے دیکھ

اے خدا! ان حسینوں کی چنچل کمر کیوں بنائی
تیرے پاس مٹی کم تھی یا تو نے رشوت کھائی

حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں

نئے سال کی مبارکبادیاں

مسلمانوں میں انگریزی سال کے پہلے دن یکم جنوری کو خوشیاں منانے، مٹھائیاں بانٹنے، مبارکیں دینے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ اس موقع پر اور بھی طرح طرح کی فضول خرچیاں کی جاتی ہیں۔

یاد رکھیں! یکم جنوری ہو یا یکم اپریل (اپریل فول)، 25 دسمبر ہو یا کوئی اور دن ہو یا گڈ فرائی ڈے، ان سب کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سب عیسائیوں کے تہواروں کے دن ہیں اور وہی ان دنوں میں خوشیاں مناتے ہیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اسلامی تہوار منائیں اور اسلامی دنوں کو اہمیت دیں۔ عیسائیت نہ اپنائیں۔ ایسا نہ ہو کہ عیسائیوں کے ساتھ مل کر خوشیاں منانے والے مسلمانوں کا حشر بھی عیسائیوں کے ساتھ ہو۔ کیوں کہ حدیث شریف میں ہے، حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

"جو جس قوم کا طریقہ اپنائے وہ انہیں میں سے ہے" (سنن ابو داؤد، ۲/۲۰۳)

غیر ضروری سوالات کرنا

آج کل کی لوگوں کو غیر ضروری سوالات کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ وہ بھی عمل و اصلاح کی غرض سے نہیں ہوتے، بلکہ دوسروں کو عاجز کرنے یا اور کسی غلط مقصد سے۔

ایک صاحب کو میں نے دیکھا کہ وہ مال دار ہونے کے باوجود کبھی قربانی نہیں کرتے تھے اور مولوی صاحب سے معلوم کر رہے تھے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح کرنے کے لیے جو دنبہ لایا گیا تھا وہ نر تھا یا مادہ اور اس کا گوشت کس نے کھایا تھا؟ وہیں ان جیسے دوسرے صاحب بولے کہ وہ...